ہسپتالوں میں عملے کی کمی اور سہولیات کی عدم دستیابی مریضوں کو شدید مشکلات کا سامنا

ہنگامی شعبوں میں ڈاکٹروں کی 40 فیصد اسامیاں خالی، ایمرجنسی وارڈ میں 12 گھنٹے تک انتظار کرنا پڑا، مریضوں کا احتجاج

سرخاب آباد (نمائندہ خصوصی) ضلع کے سب سے بڑے سرکاری ہسپتال میں ایمرجنسی وارڈ میں ڈاکٹروں کی 40 فیصد اسامیاں خالی ہونے کے باعث مریض شدید مشکلات کا شکار ہیں۔ ہفتے کی صبح ایمرجنسی وارڈ کے باہر درجنوں مریض اور ان کے لواحقین احتجاج کرتے دیکھے گئے۔ کئی مریض 12 گھنٹے تک بستر کا انتظار کرتے رہے اور بعض کو فرش پر لٹایا گیا۔

ہسپتال کے ایمرجنسی وارڈ میں 24 گھنٹے کام کرنے والے ڈاکٹروں کی منظور شدہ تعداد 60 ہے جبکہ اس وقت صرف 36 ڈاکٹر فرائض انجام دے رہے ہیں۔ نرسوں کی 90 اسامیوں میں سے 27 خالی ہیں۔ ایمرجنسی وارڈ میں صرف 8 وینٹی لیٹر موجود ہیں جبکہ روزانہ اوسطاً 15 مریض وینٹی لیٹر کی ضرورت کا سامنا کرتے ہیں۔ ایک مریض کے لواحقین کے مطابق وینٹی لیٹر کے انتظار میں ایک مریض کی حالت بگڑ گئی۔

ایمرجنسی وارڈ کے انچارج ڈاکٹر عمیر فاروق نے بتایا کہ ہر روز 200 سے زائد مریض ایمرجنسی وارڈ میں آتے ہیں جبکہ اس کی گنجائش صرف 120 مریضوں کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ڈاکٹر دن رات کام کر رہے ہیں اور کئی ڈاکٹر مسلسل 36 گھنٹے ڈیوٹی دے رہے ہیں جو مریضوں کے لیے خطرناک ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ایک ڈاکٹر پر اوسطاً 45 مریض فی گھنٹہ کا بوجھ ہے جو عالمی معیار سے کہیں زیادہ ہے۔

مریض کے لواحقین نے الزام لگایا کہ ایمرجنسی وارڈ میں ادویات اور ٹیسٹ کے لیے پرچیاں باہر کی میڈیکل شاپس پر بھیجی جاتی ہیں جس سے غریب مریض شدید مالی دباؤ کا شکار ہیں۔ ایک مریض کے لواحقین نے بتایا کہ ایک ٹیسٹ کے لیے 3 گھنٹے انتظار کرنا پڑا اور پھر باہر سے ٹیسٹ کروانا پڑا جس کا خرچہ 4 ہزار روپے تھا۔ ایمرجنسی وارڈ میں صفائی کا ناقص انتظام بھی ایک بڑا مسئلہ ہے۔

ہسپتال کے ایمرجنسی وارڈ میں 18 بستروں پر مشتمل ایک نیا یونٹ 2 ماہ قبل قائم کیا گیا تھا جس میں 6 ڈاکٹر اور 12 نرسیں تعینات کی گئی تھیں۔ یونٹ کے انچارج ڈاکٹر سلمان رضا کے مطابق یونٹ میں روزانہ 40 سے 50 مریض آتے ہیں جن میں زیادہ تر سانس کی تکلیف اور بخار کے مریض ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یونٹ میں آکسیجن کی فراہمی کا نظام بھی ناقص ہے اور اکثر آکسیجن ختم ہو جاتی ہے۔

ڈاکٹر سلمان رضا نے بتایا کہ یونٹ میں ایک ایمبولینس اور دو وینٹی لیٹر کی فوری ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر یونٹ کو مزید عملہ اور سہولیات فراہم کی جائیں تو یہ یونٹ ضلع کے دیہی علاقوں سے آنے والے مریضوں کے لیے بہت مفید ثابت ہو سکتا ہے۔ یونٹ میں اس وقت 18 میں سے 11 بستر خالی ہیں جو ایمرجنسی وارڈ کے مریضوں کے لیے استعمال ہو سکتے ہیں۔

ہسپتال کے میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر نوید اختر بلوچ نے صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ایمرجنسی وارڈ میں عملے کی کمی کا معاملہ محکمہ صحت کو باقاعدہ طور پر بھیج دیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ 15 نئے ڈاکٹروں کی تقرری کے لیے اشتہار جاری کیا جا چکا ہے اور امید ہے کہ دسمبر کے آخر تک نئی تعیناتیاں کر لی جائیں گی۔ تاہم انہوں نے تسلیم کیا کہ فوری طور پر عارضی بندوبست کرنا ممکن نہیں۔

مریض کے لواحقین نے مطالبہ کیا کہ ایمرجنسی وارڈ میں ادویات اور ٹیسٹ مفت فراہم کیے جائیں اور نجی میڈیکل سٹورز پر پرچیاں بھیجنے کا سلسلہ بند کیا جائے۔ شہری تنظیم شہری حقوق فورم نے اس صورتحال پر تشویش کا اظہار کیا اور کہا کہ اگر 30 دسمبر تک صورتحال بہتر نہ ہوئی تو ہسپتال کے باہر پرامن احتجاج کیا جائے گا۔ فورم کے صدر محمد یونس قریشی نے کہا کہ غریب مریض پہلے ہی مہنگائی کے بوجھ تلے دبے ہوئے ہیں اور ہسپتال ان کی آخری امید ہے۔

ضلع کے ڈپٹی کمشنر عدنان حیدر نے ہسپتال کا دورہ کیا اور مریضوں سے ملاقات کی۔ انہوں نے کہا کہ ایمرجنسی وارڈ میں عملے کی کمی کا مسئلہ صوبائی سطح پر اٹھایا جائے گا۔ انہوں نے یقین دہانی کرائی کہ ضلع انتظامیہ ہسپتال کو ایمبولینس اور ادویات کی فراہمی کے لیے فوری اقدامات کرے گی۔ ڈی سی نے کہا کہ ہسپتال کے ایمرجنسی وارڈ کا دورہ ہفتے میں دو بار کیا جائے گا تاکہ صورتحال کی نگرانی کی جا سکے۔

ہسپتال کے ایمرجنسی وارڈ میں داخل ایک مریض کے لواحقین نے بتایا کہ ان کا مریض 12 گھنٹے سے بستر کا منتظر تھا اور جب بستر ملا تو وہاں صفائی نہیں تھی۔ ایک اور مریض کے لواحقین نے کہا کہ ڈاکٹر دن رات کام کر رہے ہیں اور ہم ان کی مجبوری سمجھتے ہیں لیکن مریض کو بستر اور دوا ملنی چاہیے۔ ایک نرس نے نام نہ لکھنے کی شرط پر بتایا کہ نرسیں بھی شدید دباؤ کا شکار ہیں اور کئی نرسیں مسلسل 12 گھنٹے ڈیوٹی دے رہی ہیں۔

ہسپتال کے ایمرجنسی وارڈ میں ڈاکٹروں کی کمی کا مسئلہ برسوں سے چلا آ رہا ہے۔ گزشتہ سال 300 ڈاکٹروں کی اسامیوں میں سے 120 خالی تھیں جو اب 40 فیصد رہ گئی ہیں۔ ڈاکٹروں کی تنظیم ینگ ڈاکٹرز ایسوسی ایشن نے بھی اس صورتحال پر تشویش کا اظہار کیا ہے۔ تنظیم کے صدر ڈاکٹر فیصل نواز کے مطابق ڈاکٹروں کو نہ صرف کم تنخواہیں ملتی ہیں بلکہ ان پر کام کا بوجھ بھی ناقابل برداشت ہے۔

ڈاکٹر فیصل نواز کے مطابق ایمرجنسی وارڈ میں ایک ڈاکٹر کو اوسطاً 48 گھنٹے کام کرنا پڑتا ہے جو طبی اصولوں کے برعکس ہے۔ انہوں نے کہا کہ ڈاکٹر تھکاوٹ کا شکار ہیں اور غلطی کا امکان بڑھ جاتا ہے جو مریض کے لیے خطرناک ہے۔ تنظیم نے مطالبہ کیا کہ ڈاکٹروں کی تقرری کے عمل کو تیز کیا جائے اور ایمرجنسی وارڈ کے لیے الگ بجٹ مختص کیا جائے۔

ہسپتال کے ایمرجنسی وارڈ میں ادویات کی کمی کا مسئلہ بھی سنگین ہے۔ مریض کے لواحقین کے مطابق پیراسیٹامول اور انجکشن تک باہر سے خریدنے پڑتے ہیں۔ ایک مریض کے لواحقین نے بتایا کہ ایک انجکشن کے لیے 800 روپے دینے پڑے جبکہ یہ انجکشن ہسپتال میں مفت ملنا چاہیے تھا۔ ڈاکٹر سلمان رضا نے کہا کہ ادویات کی فراہمی کا ذمہ دار محکمہ صحت ہے اور ہسپتال کے پاس فنڈز کی کمی ہے۔

ضلع کے ڈپٹی کمشنر عدنان حیدر نے ہسپتال کا دورہ کیا اور مریضوں سے ملاقات کی۔ انہوں نے کہا کہ ایمرجنسی وارڈ میں عملے کی کمی کا معامل